محمد سعید احمد
پی ایچ ڈی سکالر، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد
ڈاکٹر سعید احمد
ایسوسی ایٹ پروفیسر اردو، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد

Muhammad Saeed Ahmad
PhD Scholar, GC University Faisalabad
Dr. Saeed Ahmad
Associate Professor, Dept of Urdu, GC University Faisalabad

جدید اُردو شاعری اور عصری مقتضیات

Modern Urdu Poetry and Contemporary Requirements

Abstract
This research article is about the contemporary needs, demands and challenges and their impact on our modern poetry. It is very pertinent to mention here that contemporary consciousness is very necessary for modern poets and poetry. Challenges of modern era and contemporary consciousness are the main sources to impress the mind and sould of the Creator and such literature plays a significant role in society. The poets realize, analyse and judge the surrounding issues of their era and discuss them in their poetry. Succinctly we can say that the contemporary demands and challenges have a deep impact on modern poetry.

Keywords: Modern Urdu Poetry, Contemporary traits, Media, Language, Criticism, Local

کلیدی الفاظ: جدید اردو شاعری، عصری رجحانات، ذرائع ابلاغ، تنقید، مقامی

ہر عہد کا ادب، اپنے عصری مزاج اور تقاضوں کا ترجمان ہوتا ہے، اسی طرح اردو ادب بھی عصری رجحانات سے متاثر ہوا ہے اور بالخصوص فنِ شاعری میں اسی کے شواہد بکثرت پائے جاتے ہیں اور بہت سے شعرا اور شاعرات ان موضوعات کا اہتمام کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ حیات انسانی پر عصری مقتضیات اور عصری مزاج گہرے نقوش ثبت کرتا ہے جن سے روحِ عصر کی ترجمانی ہوتی ہے۔ اس حوالے سے عصری رویے بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ عصر حاضر میں بہت سی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوئیں۔ حیاتِ انسانی فکری اور سائنسی انقلاب سے ہم آغوش ہوئی۔ جہاں زندگی کے دیگر شعبوں پر اس کے اثرات مرتب ہوئے وہاں فنِ شعر گوئی بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اب سب سے پہلے تو ہم جدید شاعری کی اصطلاح کو دیکھتے ہیں۔ کیا انسان کی چاند تک رسائی سے متاثر ہونا، سائنسی ایجادات کے کمالات کو شاعری میں سمونا یا ٹیکنالوجی کی ترقی کے استشہادات کے تذکرے کرنا ہی صرف جدید

شاعری ہے؟ ہم اگر جدید شاعری کی تحریک کا جائزہ لیں تو اس کو تو کئی دہائیاں گزر چکی ہیں کیونکہ اردو شاعری نے ارتقائی منزلیں طے کرتے کرتے اور نئے حالات اور معاملات و مسائل سے آشنا ہوتے ہوئے اپنے دامن میں وسعت پیدا کی اور مواد اور ہیئت کے نئے رجحانات اس میں پیدا ہوتے چلے گئے۔ ڈاکٹر عبادت بریلوی نے جدید شاعری سے متعلق یوں اظہار کیا ہے:

"جدید شاعری بظاہر ایک عجیب سی اصطلاح ہے کیونکہ ہر زمانے کی شاعری جدید ہی ہوتی ہے۔ اس کو قدامت سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ وہ اپنے زمانے کے نئے احساس کی ترجمانی کرتی ہے۔ اس زمانے کی جذباتی اور ذہنی زندگی کے سارے خدوخال اس کے آئینے میں بے نقاب نظر آتے ہیں۔"(۱)

شاعر اپنی زندگی کے عناصر یعنی گردوپیش کے واقعات، حادثات اپنے بے نام تجربات، سیل جذبات، صبح و شام بسر ہوتے ہوئے لمحات، تگ و دو، بے ربط کہانیوں، گمنام کرداروں، منہ زور خواہشوں، کلفتوں، سودوزیاں کے بکھیڑوں، المیوں اور فریبیوں کے ہجوم کو اپنے لاشعور میں منتقل کرتا رہتا ہے۔ تخلیقی سفر، ذات کی گہرائی میں غواصی کا عمل، دراصل انہی منتشر عناصر کو تخیل کے دھاگے میں پرو کر وحدت و معنویت اور ترسیل و تنظیم عطا کرنے کا عمل ہے۔ نئے مسائل کا ادراک تخلیقی ذہن پر بحیثیت کل اثرانداز ہوتا ہے اور ایک ایسی حسیّت کو جنم دیتا ہے جو تجربہ و اظہار، شعور و لاشعور کی متناسب تبدیلی کی ضامن ہوتی ہے۔ اب ذرا چھوٹی سی نظم 'صبح' ملاحظہ کریں کہ اس میں صبحِ قدیم اور صبحِ جدید کو کس انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ جدت اور روایت کا سنگم دیکھیں:

صبح
کیا کبھی ہوئی ہے صبح
توپ کے دھماکے سے
صبح ہوتی آتی ہے
راگ سے پرندے کے
جو کہ دھیرے دھیرے سے
ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے
رات کے اندھیرے کو(۲)

ذرائع ابلاغ کے پھیلاؤ جس میں انٹرنیٹ اور اس سے متعلقات شامل ہیں، نے ادبی کتاب خوانی کو شدید متاثر کیا بلکہ علم و ادب اور کتابوں کی اشاعت کی اس حد تک تذلیل ہو گئی کہ کتابوں کا چھپنا اور پڑھنا محض عیاشی خیال کیا جانے لگا۔ بلکہ ادب سے متعلق تو کچھ لوگوں نے سوچنا شروع کر دیا کہ ادب نہ ہی ہمارے مسائل حل کر سکتا ہے اور نہ ہمارا پیٹ بھر سکتا ہے۔ حالانکہ ان کو ادراک ہونا چاہیے کہ ادب ایسے انسان کے مسائل حل نہیں کرتا جیسے معاشی معاشرتی اور سیاسی تناظر میں مسائل حل کیے جاتے ہیں بلکہ ادب فرد کو فکری بساط پر مسائل اور زندگی کے چیلنجز کو سمجھنے کے لیے فکری خوراک فراہم کرتا ہے۔ ادب سلیقہ ذات نہیں سلیقہ حیات بھی ہے۔ ذرائع ابلاغ کی رنگارنگی ادب پر حاوی سی ہو گئی اور اب ادیب بھی یہ چاہتا ہے کہ میں اپنے تخیلات کو انتہائی اختصار کے ساتھ ترتیب دوں تاکہ وقت کی قلت کا شکوہ کرتا ہوا قاری اس کو پڑھ سکے جس طرح طالب جتوئی نے لکھا ہے:

دیانت کا تقاضا ہے بلا خوف و خطر لکھنا

ہمیشہ خیر کو ہی خیر لکھنا شر کو شر لکھنا
بہت مصروفیت کا دور ہے اس واسطے شاید
ضروری ہوگیا ہے مختصر سے مختصر لکھنا
مکمل درد کی منظر کشی ہوسکتی نہیں طالب
نہ آتا ہو اگر اشک رواں میں ڈوب کر لکھنا (۳)

ساہیوال کے ایک شاعر سعد اللہ اسودؔ کا ایک شعر ملاحظہ ہو جو ہمارے پاکستانی معاشرے کی نفسیاتی کا منہ بولتا ثبوت ہے:

جس بچے کو پالا تھا مثل دل و جاں میں نے
آنگن میں وہ کہتا ہے دیوار ضروری ہے

اب تو زمانہ یہ ہے کہ زمینی حقائق کے حوالے سے شعر وادب کو پرکھنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اصل اور سنجیدہ ادب وہی لوگ لکھ رہے ہیں جن کا علمی وادبی تناظر محیط ارض ہے اور دیگر نظریات اور فکری رجحانات کو تقابل کے ساتھ اپنے ادراک میں سموسکتے ہیں۔ اس میں یہ ملکہ بھی ہونا چاہیے کہ اس میں اپنی بات کو قاری تک پہنچانے کی صلاحیت بھی ہو۔ روایتی رکھ رکھاؤ کا آفاقی دور میرے خیال میں تو دم توڑ چکا ہے۔ اقدار بدلتی ہیں تو ادب کا مزاج بھی تبدیل ہو جاتا ہے:

"یہ ہر عہد میں لاشعوری محرکات کے ساتھ ساتھ شعوری سطح پر، تہذیبی، معاشرتی اور فکری مسائل شعری حسیت کو متاثر اور متعین کرتے ہیں۔ وقت کی رفتار اور عہد بہ عہد تبدیلیوں کے نتیجے میں ان مسائل کی اہمیت اور نوعیت میں بھی فرق واقع ہوتا ہے۔ ہر عہد اپنے تقاضوں کے مطابق عصری شعور کے بعض پہلوؤں اور رجحانات کو نمایاں اہمیت دیتا ہے۔ ان میں اہم رجحانات کا احساس شاعر کی عصری حسّیت کی تشکیل کرتا ہے۔"(۴)

جدید ذہن بہت دیر تک ایک مقام پر نہیں ٹھہرتا۔ حالات وواقعات میں سرعت کے ساتھ تبدیلی اس دور کا خاصا، انسانی رشتوں کی بدلتی نوعیت، سمٹتے گاؤں اور پھیلتے شہر اس قسم کے نہ جانے کتنے ہی احساسات ذہن پر ضرب لگاتے ہیں۔ ان کیفیات کا فکری وشعری احاطۂ شعور کو جدت عطا کرتا ہے۔ استشہادات کے طور پر قیصر خالد کے کچھ اشعار ملاحظہ ہوں:

بہتات میں بھی زر کی، اس عہد میں کب پائی
وہ اپنے بزرگوں کے سکّوں میں جو برکت تھی

میرؔ کی طرح نہیں سوچتے ہم اہل جنوں
عشق کا بار گراں بڑھ کے اٹھا لیتے ہیں(۵)

آسماں سر پہ اٹھا لیں جو ذرا پھانس لگے
ہاں وہی لوگ جو دکھ کے مزے لیتے ہیں

ہے سال نیا کر فون اسے
اے میری انا کی برف پگھل

مشرق میں پسارے ہیں پاؤں تہذیب نے جب سے مغرب کی
صحرا میں بسے ہیں شہر نئے، ہر دل میں مگر صحرائی سی(۶)

اردو غزل نے صدیوں کا سفر طے کیا ہے۔ اس کے دامن میں بے پناہ وسعت، گہرائی، ہمہ گیری، دلآویزی اور کشش ہے۔ یہ انسانی زندگی کے تمام تر پیچیدہ مسائل سے نبرد آزما ہونے کی صلاحیت سے پوری طرح بہرہ ور ہے۔ ترقی پسند شعراء نے اور اس کے بعد آنے والے شعراء نے اردو شاعری کو مقصدیت کی راہ پر گامزن کیا اور عصری مسائل اور خیالات کو اس میں سمونے کی بھرپور سعی کی۔ فیض کی غزل اور نظم دونوں اپنے اندر بھرپور عصری شعور کو لئے ہوئے ہیں۔ فیض کے مخالفین ان کے انقلابی اشعار پڑھتے ہیں۔ فیض نے استحصالی نظام اور عصر نو کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے سماجی حقیقت نگاری سے کام لیا۔ فیض کی ایک نظم "کتے" جس میں اس نے احسن طریقے سے استعارہ، اشاریت اور ایمائیت کے فن کو نبھایا ہے۔ ملاحظہ ہو:

یہ فاقوں سے اکتا کر مرجانے والے
یہ مظلوم مخلوق گر سر اٹھائے
تو انسان سب سرکشی بھول جائے
یہ چاہیں تو دنیا کو اپنا بنالیں
یہ آقاؤں کی ہڈیاں تک چبالیں
کوئی ان کو احساسِ ذلت دلادے
کوئی ان کی سوئی ہوئی دم ہلا دے(۷)

شاعر جس زبان کا بھی ہو وہ عصری مزاج کے تیور بھانپ لیتا ہے اور اپنے زمانے کے مسائل اور کٹھنائیوں کو اپنے خیالات میں سموتا ہے۔ پنجاب میں ہم یہ اکثر دیکھتے ہیں کہ ہمارے اکثر شعراء پنجابی اور اردو دونوں زبانوں میں شاعری کرتے ہیں اور کچھ شعراء کے ہاں ہمیں سماجی، معاشرتی اور معاشی مسائل کے گہرے گھاؤ کا عکس ان کی شاعری میں عیاں دکھائی دیتا ہے۔ میاں چنوں کے ایک شاعر ظفر اقبال سجن جنہوں نے غربت وافلاس اور حالات کی مخدوشی کو پنجابی زبان میں کس قدر الم کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ملاحظہ کریں:

رونا آیا اوس ویلے مجبوری تے
نال میرے جد بچے گئے مزدوری تے

(مجھے اس وقت اپنی مجبوری پر بہت رونا آیا جب میرے چھوٹے چھوٹے بچے میرے ساتھ مزدوری کرنے گئے)

خورے واقف نیں میری مجبوری توں
عید نہیں منگی میتھوں میرے بچیاں نیں

(میرے بچوں نے اس دفعہ مجھ سے عیدی نہیں مانگی شاید وہ میری مجبوری سے واقف ہیں کہ میرے حالات بہت مخدوش ہیں) (۸)

اس طرح اردو زبان کے خوبصورت لب ولہجہ کے شاعر محمود غزنی جن کا تعلق بورے والا سے ہے ان کا ایک شعر ملاحظہ ہو:

میری بیٹی تیرے والد کو بہت دکھ ہوگا

دیکھ کچھ روز نہ تنخواہ سے پہلے مرنا (۹)

ہر دور کی شاعری اپنے دور کی تہذیب کی عکاس ہوتی ہے اور ہر آنے والا دن تہذیب کی کایا پلٹنے میں تھوڑا بہت کردار ادا کرتا ہی رہتا ہے۔ ہر دور کے مسائل ور جحانات گزشتہ ادوار سے مختلف ہوتے جاتے ہیں۔ اس دور کے شعرا نے بھی اردو نظم کے قد کو بلند کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ نظم کے ذیل میں اگر مجید امجد کا ذکر نہ ہو تو بات ادھوری رہ جائے گی۔ مجید امجد سہل ممتنع میں ایسی بات کر جاتے جو بڑے بڑے فلاسفر بڑی کاوش اور محنت سے بھی نہ کہہ پاتے۔ ان کی نظم "پنواڑی" میں عام آدمی کی زندگی اور مسائل اور زندگی کی بے ثباتی اور ناپائیداری کو کس انداز میں بیان کرتے ہیں دیکھیں:

کون اس گتھی کو سلجھائے دنیا ایک پہیلی
دو دن ایک پھٹی چادر میں دکھ کی آندھی جھیلی
دو کڑوی سانسیں لیں، دوچلموں کی راکھ انڈیلی
اور پھر اس کے بعد نہ پوچھو کھیل جو ہونی کھیلی
پنواڑی کی ارتھی اٹھی بابا اللہ بیلی(۱۰)

مجید امجد کی اس کے علاوہ اور بھی بہت خوبصورت نظمیں جن میں منٹو، بہار، کنواں، لاہور، توسیع شہر، نرگس بہت خوبصورت ہیں۔ ساہیوال میں مجید امجد کے متبع اور پیروکار غضنفر عباس سید جس کی زنبیلِ سخن میں غزل کے ساتھ خوبصورت نظمیں بھی ہیں۔ ان کی نظم کو پڑھ کر بھی یہ محسوس ہوتا ہے کہ الفاظ گفتگو کرتے ہیں اور ان کے خیالات رقص کرتے ہیں۔ ان کی خوبصورت نظموں میں فغان اردو، دوستان اردو، شاعر اور کلرک، وغیرہ شامل ہیں۔ ''فغان اردو'' کا ایک ٹکڑا ملاحظہ ہو:

دوست داران زبان اردو
زندہ رہنے دو نشان اردو
پھر ترقی کی تمنا جاگی
پھر چلے یار مٹانے اردو
پھر چڑھا جادوئے مغرب سر پر
دوسر کفر اذان اردو
لاکھ طوفان و حوادث آئیں
اور ابھریں گے نشان اردو
اس کو دشمن سے بچائے رکھنا
اے مکینانَ مکانِ اردو
ذہن احباب پہ دستک دے گی
صورت نظم فغان اردو
ہے وجود اس کا تجھی سے باقی
اے جوانان جہان اردو
کاش ہو جائیں غضنفر یکجا

سب سخن دان زبان اردو(۱۴)

غضنفر مرحوم کی اور بھی بہت خوبصورت سی نظمیں ہیں۔ انہوں نے شاعر اور کلرک کی کہانی اوران کی زندگی کی مشکلات میں مماثلت بیان کی ہے۔ وہ پہلے خود بھی ڈی سی آفس میں کلرک رہے، جب ان کا انتقال ہوا اس وقت گورنمنٹ کالج ساہیوال میں لیکچرر اردو تھے۔ ان کی نظم شاعر اور کلرک ملاحظہ ہو:

جب بھی دیکھو بر سردار ہیں شاعر اور کلرک
ایک ہی کشتی کے سوا ر ہیں شاعر اور کلرک
ہر ساعت ہیں ایک انوکھی الجھن میں غلطان
کرب کہانی کے کردار ہیں شاعر اور کلرک
ازلوں سے ان نان جویں کے ذروں کی خاطر
زرداروں کے زیربار ہیں شاعر اور کلرک
اتنا بھی اہل زمانہ !ادنی نہ ان کو جان
کم منصب! عالی افکار ہیں شاعر اور کلرک
عشق سمجھ کر کریں غضنفر گر یہ فرض ادا
خالق اکبر کے شاہکار ہیں شاعر اور کلرک(۱۵)

جدید اردو شاعری میں وہ نام جو ہمیں ماضی قریب اور حال کے کناروں پر نظر آتے ہیں ان میں غزل کے میدان میں احمد فراز، شہزاد، وزیر آغا، سلیم احمد، ظفر اقبال، ریاض مجید، امجد اسلام امجد، انور مسعود، بروین شاکر، عطاالحق قاسمی، ثروت حسین، سلیم کوثر، شبیر شاہد اور انور محمود خالد ہیں۔ نظم کے جدید مفہوم کے مطابق نظم لکھنے والوں میں جوش ملیح آبادی ،فیض، اختر شیرانی، اختر الایمان، عبدالعزیز خالد، جعفر طاہر، منیر نیازی، احمد فراز، ثمینہ راجہ، ناز خیالوی، انجم سلیمی، روش ندیم، قاسم یعقوب، عامر سہیل، ڈاکٹر طارق ہاشمی، ڈاکٹر اصغر علی بلوچ، اکبر ناطق وغیرہ۔ ان تمام شعراء نے اپنے عہد میں مروجہ اسلوب اور ہیئت کو وسیلہ اظہار بنانے کے ساتھ ساتھ تمثال تراشی، کردار سازی، علامت ارو تجریدیت کے ہتھیاروں کو بھی استعمال کیا۔

قصہ مختصر اچھی شاعری کی یہ خاص نشانی ہے کہ وہ اپنے زمانے سے منسلک ہونے کے ساتھ ساتھ روایت کی جھلک سے بھی مزین ہوتی ہے اوراس طرح سے ہی مقامیت اور ماورائیت کا سنجوگ وجود میں آتا ہے۔ جدید اردو شاعری بے پناہ امکانات کی حامل ہے۔ اظہار و بیان کا اسلوب عہد بہ عہد بدلتا آیا ہے۔۔ یہ عہد جس میں ہم سانس لے رہے ہیں یہ بھی مختلف حوالوں کے اعتبار سے ایک جدا ذائقہ اور پہچان رکھتا ہے۔ جدید اردو شاعری کے کینوس میں بہت وسعت آچکی ہے۔ اب تمام قسم کے مسائل ومعاملات جن میں وسائل کی عدم تقسیم غربت ومہنگائی، لا قانونیت اور دہشت گردی وغیرہ جدید شاعری میں موجود دکھائی دیتے ہیں۔ جدید شاعری اگر اسی تواتر اور سرعت سے جاری رہی تو فکر وفن کے مظاہر اور عارفانہ ادراکات کی نئی شمعیں روشن ہوتی چلی جائیں گی۔

حوالہ جات

1. ڈاکٹر عبادت بریلوی: ”جدید شاعری“ لاہور: اشرف پریس، ۱۹۶۱، ص ۹
2. سید بشارت علی: ”عصری ہندوستانی شاعری“ حیدر آباد: نشاط پبلشرز، محبوب چوک، ۲۰۰۰، ص ۱۶
3. توکل، ماہ نامہ، ہڑپہ: شمارہ ۱۶، نومبر ۱۹۹۰، ص ۱۱
4. ڈاکٹر حامد کاشمیری: ”نئی حسیت اور عصری اُردو شاعری“ دہلی: جموں کشمیر پریس، ۱۹۷۴، ص ۱۴
5. قیصر خالد: ”شعور عصر“ ممبئی: نوری گرافکس، شیواجی نگر، اشاعت دوم، ۲۰۱۵
6. ایضاً
7. ڈاکٹر محمد ہاشمی: ”جدید اُردو شاعری پر فیض احمد فیض کے اثرات“ کلکتہ: اثبات و نفی پبلی کیشنز، ۲۰۰۹، ص ۱۴۹
8. مجلہ علم و فن، گورنمنٹ ایلیمنٹری کالج ساہیوال، ۲۰۱۴، ص ۴۱
9. محمود غزنی: ”دشت کا تنہا سفر“ وہاڑی: مدثر پرنٹنگ پریس، کلب روڈ، ۲۰۱۲، ص ۱۲۶
10. حکمت ادیب: (مرتب) ”مجید امجد ایک مطالعہ“ جھنگ: ادبی اکیڈمی، ۱۹۹۴ئ، ص ۲۶
11. ایضاً، ص ۹۵۵
12. محمد سعید احمد: ”ساہیوال میں اُردو شاعری کی روایت“ (مقالہ ایم فل)، فیصل آباد: شعبہ اُردو، جی سی یونیورسٹی، ۲۰۱۳، ص ۲۷۸
13. سید غضنفر عباس: ”زیر آب چراغ“ لاہور: نستعلیق مطبوعات، ۲۰۱۴، ص ۹۹

1. Ibadat Brelvi: "Jadeed Shairi" Lahore: Ashraf Press, 1961, Pp 9
2. Syed Basharat Ali:"Asri Hindustani Shairi" Haiderabad: Nishat Publishers, Mehboob Chowk, 2000, Pp16
3. “Tawakkal”, Mahnama, Harippa, November 1990, Issue 16, Pp11
4. Dr Hamid Kashmiri:"Nai Hissiet Aur Asri Urdu Shairi" Dehli: Jammu Kashmir Press, 1974, Pp14
5. Qaisar Khalid: "Shaoore Asar" Mumbai: Noori Graphics, Shiva Jee Nagar, 2nd Ed, 2015
6. Ibid
7. Dr Mohammad Hashmi: " Jadeed Urdu Shairi Par Faiz Ahmed Faiz Ke Asraat" Calcutta: Asbat O Nafi Publications, 2009, Pp125
8. Mujalla Ilm O Fun, Government Elementary College Sahiwal, 2014, Pp 41
9. Mahmood Ghazni:" Dasht Ka Tanha Safar" Vehari: Mudasser Printing Press, Club Road, 2012, Pp 126
10. Hikmat Adeeb: (Compiler) "Majeed Amjad Aik Mutalea" Jhang: Adbi Academy, 1994, Pp 26
11. Ibid, 955
12. Mohammad Saeed Ahmed:" Sahiwal Mein Urdu Shairi Ki Riwayat" (MPhil Thesis), Faisalabad: Shoba Urdu, GC University, 2013, Pp 278
13. Syed Ghazanfer Abbas: "Zair Aabb Chairag" Lahore: Nastalik Mtbuaat, 2014, Pp 99